www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

شمائلِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

شَمائلِ نبوی ﷺ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

سیرتِ مصطفی ﷺ کی جامعیت واَکملیت

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی نے حضور نبئ کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو انسان کے لیے ایک کامل نمونہ بنایاہے، سروَرِ عالَم ﷺ دوجہاں کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے، رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ اور خصائل وشمائل کا ہر پہلو، تابناک اور روشن مینار ہے۔

تاریخِ عالَم میں مصطفی جانِ رحمت ﷺ وہ واحد شخصیت ہیں، جن کی زندگی کے لمحات اور ادائیں، باقاعدہ سند کے ساتھ کتبِ احادیث میں محفوظ ہے، سروَرِ کونین ﷺ کے انداز واَطوار، عادات وخیالات، مزاج ورجحان اور حالات ومعمولات سمیت ساری زندگی، چودہ سَو۱۴۰۰ سال سے پوری دنیا کے سامنے کھلی

کتاب کی طرح موجود ہے، لہذا سیرتِ مصطفی ﷺ کی جامعیت واَکملیت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے!!۔

حضراتِ محترم! رحمتِ عالمیان ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے، تو ہر طرف جہالت کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا، پورا عرب اَخلاقی بحران کا شکار تھا، دنیا میں عجیب سا ہیجان برپا تھا، اَخلاقی اُصول کی سرِ عام پامالی، اور انسانیت کی تذلیل کا سلسلہ جاری تھا، ایسے بدترین اور اَخلاقیات سے عاری مُعاشرے میں، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے اپنے اَوصاف حمیدہ اور خصائل وشمائل کے ذریعے، سیرت وکردار کی تعمیر کا درس دیا، اور بطورِ نمونہ اپنی مبارک اور مقدّس ذات کو پیش فرمایا۔ اللہ ربّ العالمین نے نبئ کریم ﷺ کی اسی پاک صفت کو قرآنِ پاک میں بیان فرماتے ہوئے، سرورِ کونین ﷺ کی پیروی کا حکم دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1] "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی ہی بہتر ہے!"۔

مفسّرینِ کرام اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ سارے انسانوں کے لیے نمونۂ حیات ہے، زندگی کا کوئی بھی شعبہ اس سے باہر نہیں، رب تعالی نے حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا، لہذا کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا، سونا

---

(۱) پ۲۱، الأحزاب: ۲۱.

جاگنا، حضور اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے، تو یہ سارے کام عبادت بن جاتے ہیں"[1]۔ ع

خدا نے ذات کا اپنی تمھیں مَظہَر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اُس کے آئینہ تم ہو!

جمالِ مصطفی ﷺ

حضراتِ گرامئ قدر! مصطفی جانِ رحمت ﷺ کو اللہ ربّ العزّت نے، جس طرح تمام مخلوقات میں افضل واعلی اور برتر وبالا بنایا ہے، اسی طرح جسمانی جمال ورعنائی میں بھی بے مثل وبے مثال پیدا فرمایا ہے۔ نبئ کریم ﷺ کی شانِ بے مثالی عام آدمی کی عقل سے وراء ہے، سرورِ کائنات ﷺ سر تا پا، نورِ مجسّم اور پیکرِ حُسن وجمال ہیں، خالقِ کائنات عزّوجلّ قرآنِ پاک میں حضورِ اکرم ﷺ کے حُسن وجمال اور شمائل کی قسم یاد کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾[2] "اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب یہ معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے!"۔

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" ص۸۴۱، ملتقطاً۔

(۲) پ۲۷، النجم: ۱-۴.

اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَالضُّحٰى ۙ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى﴾[1]

"چاشت کی قسم اور رات کی! جب پردہ ڈالے"۔

مُفسّرین کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ ﴿وَالضُّحٰى﴾ سے مراد نورِ جمالِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، اور ﴿وَالَّیْلِ﴾ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے عنبرین (بال مبارک) کے لیے بطورِ کنایہ استعمال ہوا ہے[2]، یعنی ان آیاتِ مبارَکہ میں خالقِ کائنات نے، اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارَک روشن چہرے، اور رات کی تاریکی سے زیادہ گہری سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے، اور اس طرح اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حُسن وجمال کا بیان فرمایا ہے۔

شاعرِ دربارِ رِسالت حضرت سیّدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے "قصیدۂ ہمزیہ" میں جمالِ نبوّت کی شانِ بے مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ع

وأحسنُ مِنْك لم تر قطُّ عيني وأجمل مِنْك لم تَلِدِ النساءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِن كلِّ عيبٍ كأنَّكَ قد خُلِقْتَ كما تشاءُ[3]

---

(١) پ٣٠، الضحى: ١، ٢.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" ص١٠٧٢۔

(٣) "ديوان حسّان بن ثابت" قافية الألف، صـ٢١.

"(۱)یا رسول اللہ! آپ سے زیادہ حُسن والا میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں، (۲) اور آپ ﷺ سے زیادہ جمال والا کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ (۳) آپ ﷺ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں، (۴) گویا آپ ﷺ ایسے پیدا کیے گئے ہیں جیسا آپ ﷺ چاہتے تھے"۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شمائلِ مصطفی ﷺ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "قصیدہ بُردہ شریف" میں فرمایا: ؏

مُنزَّہٌ عن شریكٍ في مَحاسنه فجَوهرُ الحُسنِ فیه غیرُ مُنقسِمِ[1]

"حضور نبیٔ کریم ﷺ اپنی خوبیوں میں ایسے یکتا ہیں، کہ اس مُعاملے میں ان کا کوئی شریک نہیں، بلکہ ان کا جوہرِ حُسن تقسیم نہیں ہو سکتا" ؏

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے، کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے، یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں!

---

(١) "قصيدة البردة" الفصل ٣ في مدح النّبي ﷺ، صـ٢٩.

رُخِ مصطفیٰ ﷺ

عزیزانِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا ہند بن ابی ہالہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرورِ کونین ﷺ کے حُلیۂ مبارکہ سے بڑے واقف تھے، اُن سے متعلق حضرت سیّدنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، کہ میں نے اُن سے رسولِ کریم ﷺ کے حلیۂ مبارکہ کے بارے میں پوچھا، اور یہ میری خواہش تھی کہ وہ رسولِ اکرم ﷺ کے اَوصاف مجھ سے بیان کریں؛ تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں! تو انہوں نے فرمایا: «كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخْماً مُفَخَّماً، يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ، تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ، لَيْلَةَ الْبَدْرِ»[1] "رسول اللہ ﷺ عظیم الشان، بارعب، اور انتہائی پر وقار تھے، آپ ﷺ کا چہرۂ انور چودہویں ۱۴ کے چاند کی طرح چمکتا تھا!"۔

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے رُخِ انور کے بارے میں، حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ!»[2] "میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا، کبھی

---

(١) "المعجم الكبير" باب الهاء، من اسمه هند، ر: ٤١٤، ٢٢/ ١٥٥.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب الأدب، ر: ٢٨١١، صـ٦٣٣.

میں حضور ﷺ کی طرف اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا، اس وقت آپ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہن رکھا تھا، آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے!"۔

حُلیہِ مبارکہ

میرے بھائیو! حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جمالِ مصطفی ﷺ کا مُشاہدہ کرنے کے بعد، حُلیہِ مبارکہ کا جو نقشہ پیش کیا، وہ بھی اپنی جگہ بے مثال ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أبيَضَ كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ! رَجِلَ الشَّعْرِ!»(۱) "رسول اللہ ﷺ کے جسمِ اَقدس کا رنگ سفید تھا، گویا کہ قالب میں چاندی ڈھالی گئی ہو! اور آپ ﷺ کے بال مبارک کسی قدر سیدھے گھنگریالے تھے" ؏

ک گیسو، ھ دَہن، ی ابرو، آنکھیں ع ص
کھٰیٰعص اُن کا ہے چہرہ نور کا!

اندازِ گفتگو

حضراتِ گرامی قدر! حضورِ اکرم ﷺ "صاحبِ جوامع الکلم" تھے، اللہ تعالی نے آپ کو یہ معجزہ عطا فرمایا، کہ بڑے تفصیلی کلام اور مفہوم کو بھی، آپ مختصر ترین الفاظ میں بیان فرما دیا کرتے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا اندازِ گفتگو اس قدر

---

(۱) "الشمائل المحمدية" باب صفة خلق رسول الله ﷺ، ر: ۱۲، صـ۲۹.

پیارا اور قابلِ فہم تھا، کہ سننے والا بآسانی سن کر سمجھ لیتا، سرورِ کونین ﷺ ٹھہر ٹھہر کر نہایت ہی مَتانت اور سنجیدگی سے گفتگو فرماتے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا تاجدارِ رسالت ﷺ کے اندازِ گفتگو سے متعلق فرماتی ہیں: «مَا كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ، فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ»[1] "رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ وہ نہایت واضح انداز میں کلام فرماتے، کہ پاس بیٹھنے والا اُسے یاد کر لیا کرتا!"۔

اسی طرح جو بات زیادہ اَہم ہوتی، اس کو بسا اوقات تین تین بار دہراتے؛ تاکہ سننے والے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں! حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ حضورِ اکرم ﷺ کے اندازِ گفتگو کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يُعِيدُ الكَلِمَةَ ثَلَاثاً؛ لِتُعْقَلَ عَنْهُ»[2] "رسول اللہ ﷺ ایک بات تین بار دہراتے؛ تاکہ آپ ﷺ کا مخاطب شخص اس بات کو اچھی طرح سمجھ (کر دل میں اتار) سکے!"۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، [باب قول عائشة: كان يتكلم بكلام يبينه فصل]، ر: ٣٦٣٩، صـ٨٣٠.

(٢) المرجع نفسه، ر: ٣٦٤٠، صـ٨٣٠.

حضرت سیّدنا ابوقرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کا شرف حاصل کیا، واپسی پر میری والدہ نے مجھ سے فرمایا: «يَا بُنَيَّ! مَا رَأَيْنَا مِثْلَ هَذَا الرَّجُلِ أَحْسَنَ مِنْهُ وَجْهاً، وَلَا أَنْقَى ثَوْباً، وَلَا أَلْيَنَ كَلَاماً، وَرَأَيْنَا كَأَنَّ النُّورَ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ»[1]

"اے میرے پیارے بیٹے! ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خُوبرُو، ان سے زیادہ پاکیزہ لباس والا، اور ان سے زیادہ نرم گفتار کسی کو نہیں دیکھا! بلکہ ہم نے انہیں ایسا دیکھا، کہ گویا ان کے منہ سے نور نکل رہا ہے!" ع

میں نثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کس کو زباں نہیں

وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیان نہیں!

بے مثل وبے مثال آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضراتِ ذی وقار! اہلِ ایمان کا عقیدہ ہے، کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے مِثل وبے مِثال ہیں، کہ ان جیسا نہ کوئی آیا نہ کبھی آئے گا! حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پے دَر پے لگاتار روزے رکھنے سے منع فرمایا، کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ خود تو پے دَر پے روزے رکھتے ہیں! سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي

---

(۱) "المعجم الكبير" جندرة بن خيشنة أبو... إلخ، ر: ۲۰۱۸، ۳/ ۱۸، ۱۹.

وَيَسْقِينِ!»[1] "تم میں میرے جیسا کون ہے؟ میں تو اپنے رب تعالی کے یہاں رات گزارتا ہوں، وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے" ؏

ترا مَسندِ ناز ہے عرشِ بریں، ترا محرمِ راز ہے رُوحِ امیں

تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا، ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم!

حضورِ اکرم ﷺ کی خوش طبعی

حضراتِ گرامیٔ قدر! خوش طبعی اور مزاح بھی سنّت ہے، لیکن جھوٹ بول کر کسی کو دھوکا دینا، بے وقوف بنانا، اذیت دینا، یا ہنسانے اور خوش کرنے کے لیے مذاق کے طور پر جھوٹی بات کہنا، ہرگز جائز نہیں۔

میرے بھائیو! ہمارے حضور نبیٔ کریم ﷺ بھی اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے خوش طبعی فرمایا کرتے، لیکن مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے مزاح میں بھی کبھی کوئی جھوٹی بات نہیں کہی، ہمیشہ سچ ہی ارشاد فرمایا، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہم سے مزاح بھی فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقّاً!»[2] "میں (مذاق میں بھی) سچّی بات ہی کہتا ہوں!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" بَابُ التنكيل لمن أكثر الوصال، ر: ١٩٦٥، صـ٣١٦.

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في المزاح، ر: ١٩٩٠، صـ٤٦٠.

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سواری مانگی، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ النَّاقَةِ» "میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا!" اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ؟»[1] "اونٹنیاں ہی تو اونٹ پیدا کرتی ہیں!" ؏

اُن کے نثار کوئی، کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں، سب غم بھلا دیے ہیں!

نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی نے حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اَخلاقِ کریمہ اور اعلیٰ کردار کا جامع بنا کر بھیجا، نبئ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حسنِ اَخلاق کی بدَولت لوگ بلا امتیازِ رنگ ونسل جُوق در جُوق اسلام میں داخل ہوتے رہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمانہ کے بارے میں، اللہ ربّ العالمین جَلَّ جَلَالُہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾[2] "(اے حبیب) یقیناً تم اَخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو!"۔

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في المزاح، ر: ١٩٩١، صـ٤٦٠.

(٢) پ٢٩، القلم: ٤.

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ انتہائی مہربان، سخی، راست گو، نرم طبیعت، خوش مزاج، اور خوش اَخلاق تھے، لہٰذا ہمیں بھی سرورِ عالَم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کی کوشش کرنی ہے؛ کہ اسی میں دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کسی نے حضورِ اکرم ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں پوچھا، تو آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے جواب دیا: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ»[1] "خود قرآنِ کریم ہی حضور ﷺ کے اخلاقِ کریمہ ہیں"۔

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ تاجدارِ رسالت ﷺ کے انتہائی قریبی صحابی اور وفادار خادم تھے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت قریب سے دیکھا، اور رحمتِ عالمیان ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا بڑی گہرائی سے مُشاہدہ کیا، آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا غُلَامٌ، لَيْسَ كُلُّ أَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ، مَا قَالَ لِيْ فِيهَا: "أُفٍّ" قَطُّ، وَمَا قَالَ لِيْ: "لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟" أَمْ "أَلَّا فَعَلْتَ هٰذَا!"»[2] "میں نے مدینہ منوّرہ میں نبئ کریم ﷺ کی دَس ۱۰ برس خدمت کی، جبکہ میری کم عمری کے باعث ہر کام نبئ رحمت ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو پاتا تھا، لیکن

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة، ر: ٢٤٦٥٥، ٩/ ٣٨٠.

(۲) "سُنن أبي داود" باب في الحلم وأخلاق النبي ﷺ، ر: ٤٧٧٤، صـ٦٧٦.

میرے کسی کام پر نبیٔ اکرم ﷺ نے، کبھی مجھے "اُف" تک نہیں کہا، اور نہ یہ فرمایا کہ "تم نے یہ کیوں کیا؟" یا "ایسے کیوں نہ کیا؟"۔

ایک اَور روایت میں حضرت سیّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ، تاجدارِ رسالت ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ اور عاداتِ کریمہ سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: «لَمْ يَكُنْ رَسُولُ الله ﷺ فَاحِشاً، وَلاَ لَعَّاناً، وَلَا سَبَّاباً»[1] "رسول اللہ ﷺ نہ فحش گو تھے، نہ لعنت کرنے والے، اور نہ ہی گالی دینے والے تھے!"۔

میرے بھائیو! رسولِ اکرم ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ کی گواہی، قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ آپ کی اَزواجِ مطہّرات، صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم، حتی کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے بدترین مخالفین نے بھی دی، لہٰذا آج ہمیں بھی حضور کے نقشِ قدم پر چلنے، اور ان کی سیرتِ طیّبہ کو اپنانے کی شدید ضرورت ہے؛ کہ ہماری نجات کا راز اسی میں پنہاں ہے ؏

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا، ترے خالقِ حُسن وادا کی قسم!

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٤٦، صـ١٠٥٦.

رسولِ کریم ﷺ کا عفوودرگذر

عزیزانِ ملّت! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے مبارک اوصاف اور شمائل کا ایک پہلو عفو ودرگذر بھی ہے، کفّار و مشرکین نے تبلیغِ اسلام کے مقدّس جرم میں، نبیٔ رحمت ﷺ کو بہت اذیتیں پہنچائیں، لیکن قدرت رکھنے کے باوجود رحمتِ عالمیان ﷺ نے، ان لوگوں سے بدلہ نہیں لیا، بلکہ ان کے حق میں بد دعا تک نہیں فرمائی۔ حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی، کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مشرکین کے لیے بد دعا کیجیے، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «إِنِّيْ لَمْ أُبْعَثْ لَعَّاناً، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً!»[1] "میں بد دعا کرنے والا نہیں بھیجا گیا، بلکہ میں تو (سراپا) رحمت بناکر بھیجا گیا ہوں!"۔

فتحِ مکّہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے، کُفّار کے اُن شکست خوردہ اور نامی گرامی سرداروں کو پیش کیا گیا، جنہوں نے دینِ اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی، رسولِ اکرم ﷺ کو پتھر مار کر لہولہان کیا تھا، رسولِ کریم ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھائے تھے، سرورِ کونین ﷺ پر تلواروں کے وار اور تیروں کی بارش کی تھی، سرکارِ دو عالَم ﷺ کے پیارے چچا سیّد الشہداء حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلیجے کو کچا چبایا تھا، یہ سارے مجرم سر جھکائے دست بستہ، رحمتِ عالَم ﷺ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة والأدب، ر: ٦٦١٣، صـ١١٣٤.

کے سامنے کھڑے تھے، دس ہزار جانثار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی تلواریں اُن لوگوں کا سر قلم کرنے کے لیے، صرف ایک اشارۂ اَبرو کی منتظر تھیں، انتقام اور بدلے پر قدرت رکھنے کے باوجود، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عام مُعافی کا اعلان فرما کر، عفو ودرگذر کی ایسی عظیم اور عالمگیر مثال قائم فرمائی، کہ رہتی دنیا تک اس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی!!۔

شمائلِ نبوی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیان کرنے میں احتیاط کا پہلو

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے شمائل بیان کرتے وقت، ہمیشہ احتیاط کا دامن تھامے رکھنا چاہیے! ذرا سی بے احتیاطی دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی کا سبب بن سکتی ہے! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم شمائلِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیان کرنے میں حد درجہ احتیاط فرمایا کرتے، اور بہت سوچ سمجھ کر الفاظ کا چناؤ کرتے۔ حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مصطفیٰ جانِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حُلیہ شریف بیان کیا، تو ان سے ایک شخص نے استفسار کیا، کہ کیا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح (چمکدار) تھا؟ حضرت سیّدنا جابر بن سَمُرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: «مِثْلُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ مُسْتَدِيرٌ»(۱) "(نہیں، بلکہ) سورج وچاند کی طرح گول تھا"۔

میرے بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے رُخِ انور کی تابانی کی، تلوار کے ساتھ مشابہت میں بے ادبی کا احتمال تھا؛ کیونکہ تلوار میں صرف چمک ہوتی ہے، نورانیت

---

(۱) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، ذكر صفة خلق رسول الله، ۱/ ۲۸۳.

نہیں ہوتی، اسی طرح لمبائی ہوتی ہے، گولائی نہیں ہوتی، جبکہ چاند سے تشبیہ دینا اس لیے درست ہے؛ کہ اس میں نورانیت بھی ہے اور گولائی بھی، مزید برآں یہ کہ اس کی روشنی کو تاقیامت زوال نہیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی محبت عطا فرما، ادب واحترام کے تمام تقاضے ملحوظ رکھتے ہوئے، حضورِ اکرم ﷺ کی سیرت طیّبہ کو اپنانے کی توفیق مرحمت فرما، نبیٔ کریم ﷺ کی سنّتوں پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّی الله تعالی علی خیر خلقِه ونورِ عرشِه، سیِّدنا ونبیّنا وحبیبنا وقرّة أعیُننا محمّدٍ، وعلی آله وصحبه أجمعین وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمین!.